بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۱۲ روپے، ششماہی ۱۱، سہ ماہی ۶، ماہوار ۲½ — فی پرچہ ۱ر

۱۱ ربیع الاول ۱۳۶۹ ہجری

جلد ۳ | یکم صلح ۱۳۲۹ ہش | یکم جنوری ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۹۷

جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں الفضل کے متعلق بھی تحریک کروں کہ احباب اس کی اشاعت کو بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ پچھلے سال میں نے احباب کو ایجنسیاں قائم کرنے کے لئے کہا تھا وہ کہتے ہیں کہ اس تحریک کی وجہ سے اب دگنی تعداد ہوگئی ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ بھی کم ہے۔ جہاں جہاں شہروں میں جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ دوستوں کو وہاں ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں۔ اور الفضل کی اشاعت کو بڑھانے میں مدد کرنی چاہئیں۔

اس دفعہ ہندوستان کی جماعتوں کے لئے ایک ہفتہ وار اخبار الرحمۃ نامی جاری کیا گیا ہے۔ آپ لوگوں میں سے جن احباب کے ہندوستان میں دوست ہوں وہ انہیں الرحمۃ کا خریدار بنائیں تا ادھر کے لوگ جلد منظم ہو سکیں۔

جماعت احمدیہ آج بھی پہاڑ کی طرح مضبوطی سے قائم ہے اور اس وقت تک قائم رہیگی جبتک کہ کفر اس سے ٹکرا کر پاش پاش نہ ہو جائے

اللہ تعالےٰ نے تمام اقوام میں سے صرف جماعت احمدیہ کو ہی پراگندگی سے بچایا اور ربوہ میں جمع ہونے کی توفیق بخشی ہے

اس یقین پر قائم ہو جاؤ کہ تم سے اللہ تعالےٰ نے ابھی بڑے بڑے عظیم الشان کام لینے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ کی بصیرت افروز تقریر

ربوہ ۲۷ دسمبر۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے آج شمع احمدیت کے تین ہزار پروانوں کے عظیم الشان اجتماع کو جو ربوہ کی مقدس وادی میں پہاڑیوں کے دامن میں جمع تھا خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے تمام اقوام میں سے صرف اور صرف تم کو پراگندگی اور انتشار سے بچایا۔ اور تمہیں قادیان سے نکال کر پھر ایک دفعہ ربوہ میں جمع ہونے کی توفیق دی۔ بہت بڑے ابتلاء اور خطرناک ٹھوکر کے باوجود اللہ تعالےٰ کے فضل سے میری جماعت آج بھی پہاڑ کی طرح مضبوطی سے قائم ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس وقت تک قائم رہے گی۔ جب تک کہ کفر اس سے ٹکرا کر پاش پاش نہ ہو جائے۔

حضور کی تقریر نماز ظہر کے بعد شروع ہوئی۔ تقریر سے قبل مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی جس کے بعد ثاقب زیروی نے حضور کا تازہ منظوم کلام "خدا تعالےٰ سے خطاب" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ حضور کی تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بیرونجات سے پیغامات

تقریر شروع کرتے ہوئے سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے برما انڈونیشیا۔ سکاٹ لینڈ انگلستان۔ ایران۔ مشرقی پاکستان اور ہندوستان میں سے قادیان اور دہلی سے آئے ہوئے مختلف احمدی احباب اور مبلغین سلسلہ کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ جن میں حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کہا گیا تھا اور دعا کی درخواست کی گئی تھی

اس کے بعد حضور نے اس امر پر اظہار خوشنودی فرمایا کہ حضور کی نصیحت کے مطابق بہت سے احباب نے انتظامات جلسہ کے سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کیں۔ اور اس طرح خود ہی مہمان اور خود ہی میزبان بنکر کارکنوں کا ہاتھ بٹایا۔ حضور نے فرمایا درحقیقت ایمان اور اخلاص لئے فرمانبرداری کا نمونہ ہی ہے۔ جو ہم دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اور مجھے اور باقی دنیا کو بھی یہ محسوس ہو جائے کہ آپ لوگ انگلی کے ایک اشارے پر اٹھنا اور ایک اشارے پر بیٹھنا جانتے ہیں۔ تو پھر یقیناً ہماری کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ میں پھر احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے اندر تنظیم پیدا کریں۔ ہر قومی کام کو اپنا کام سمجھیں۔ اور اسے ادا کرنے کے لئے اپنے آپ کو ہی ذمہ دار خیال کریں۔

ربوہ کی وادی کو ذکر الٰہی سے معمور کردو

حضور نے احباب کو نصیحت فرمائی کہ جلسہ کے موقعہ پر ذکر الٰہی کرنے زیادہ سے زیادہ دینی باتیں سننے انہیں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے مگر ہر خیمے والے یا چند خیموں کے احباب مل کر اذان دیتے اور نماز با جماعت ادا کرنے کا التزام کریں تو یہ یقیناً ایک شاندار نظارہ ہو گا جبکہ احمدنگر سے لیکر

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بوقت ۲ بجے بعد دوپہر بتاریخ ۲ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء بمقام دیوان عام قلعہ لاہور

سودان پولیس۔ یونیورسٹی او ٹی سی۔ پاسبان۔ قومی رضاکار اور سکاؤٹ آنریبل ملک محمد انور کو سلامی دینگے

اس کے بعد

جلسہ عام ہوگا جس کی صدارت

ہز ایکسیلنسی گورنر بہادر فرمائیں گے

ابو الاثر حفیظ جالندھری اور ثاقب زیروی نعت و سلام پیش کرینگے۔ اور مسٹر ڈلشا چالا مسٹر سی ای گبن۔ ڈیلوانڈ نجم الدین۔ مسٹر ویکسین ساہنی۔ علامہ علاؤ الدین صدیقی۔ آنریبل ملک محمد انور اور ہز ایکسیلنسی سردار عبد الرب نشتر تقاریر فرمائیں گے۔

داخلہ عام ہوگا۔ لیکن کرسیاں صرف ان خواتین و حضرات کے لئے مہیا ہوں گی۔ جن کے پاس دعوت نامہ ہوگا۔ دعوت نامے حسب قواعد افسر انچارج الیکشن سے دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب میں یکم جنوری سنہ ۱۹۵۰ء کے ایک بجے تک روزانہ مل سکیں گے۔ آمد و رفت قلعہ کے محض جنوبی دروازے اور زینہ سے ہوگی۔

پردہ دار خواتین کے لئے قلعہ کا مسجدی دروازہ

جو

قلعہ کے مشرق میں ہے مخصوص ہوگا۔ پردہ کا خاص انتظام ہوگا!

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ولیسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

چپے چپے تک خدا اور رسول کا نام بلند ہو رہا ہوگا. ادھر سے گذرنے والا ہر مسافر حیران ہوگا. کہ یہ کونسی وادی ہے. جس میں خدا کا نام اتنی کثرت سے بلند ہو رہا ہے. خدا کے فرشتوں کو یہ نظارہ دیکھ کر کتنی خوشی ہوگی. کہ یہ لوگ خاک پھانک رہے ہیں. زمین پر سو رہے ہیں. مگر خدا کا نام بلند کر رہے ہیں. جب کسی وادی میں جوش و خروش کے ساتھ خدا کا نام بلند ہو رہا ہو. تو یقیناً خدا کے فرشتے بیتاب ہو کر اس وادی میں اتر آتے ہیں. اور جن لوگوں کے درمیان خدا کے فرشتے اتر آئیں. ان کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا. دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے اندر عشق کی کیفیت پیدا کریں. بعض وہ باتیں ایسی ہوتی ہیں. جو مہذب دنیا کی نگاہ میں بڑی معیوب سمجھی جاتی ہیں. مگر عشق کی نگاہ میں وہ بڑی پیاری معلوم ہوتی ہیں. مثلاً یہاں پر مٹی اور گرد و غبار کی کثرت ہے. یہ چیز یقیناً صحت کے لئے مضر ہے. اور مہذب دنیا میں بری سمجھی جاتی ہے. مگر محبت کی نگاہ میں یہ مٹی بھی ایک خاص شان رکھتی ہے. ذرا غور کرو. دوسرے لوگوں کے مقابلے میں تم کتنی حقیر چھوٹی. بے کس اور بے بس جماعت ہو. مگر دیکھو تم پر اللہ تعالےٰ کا کتنا فضل ہے. کہ اس نے صرف اور صرف تم کو پراگندگی اور انتشار سے بچایا. اور قادیان سے نکل کر پھر ایک جگہ جمع ہونے کی توفیق دی. سوائے اللہ تعالےٰ کے. آخر وہ کونسی طاقت ہے. جو ایسی جگہ کھینچ کر تمہیں لے آئی ہے. جو ہزاروں سال تک آباد نہ ہو سکی. جب تم اس نقطۂ نگاہ سے غور کرو گے. تو یہ گرد و غبار تمہیں نور کی شعاعیں معلوم ہونگی. جو دنیا کو بتا رہی ہیں. کہ اللہ تعالےٰ جو چاہے کر سکتا ہے. وہ جس کی مدد کرنا چاہے. دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی. پس گو کارکنوں اور موٹروں والوں کا بھی فرض ہے. کہ وہ دوستوں کی تکلیف کا خیال رکھیں اور گرد و غبار کو کم سے کم کرنے کی کوشش کریں. مگر دوستوں کو بھی اپنی نظر وسیع کرنی چاہیئے. اور عشق کی نگاہ سے ان امور کو دیکھنا چاہیئے.

قادیان کے درویشوں کے لئے تحریک دعا

قادیان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا. اس وقت قادیان میں بھی ہمارا جلسہ ہو رہا ہے. ہمارا فرض ہے. کہ قادیان کے درویشوں کے لئے ہم خاص طور پر دعا کریں. اور انہیں یہ پیغام دے دیں. کہ گو ہمارا جسم تم سے جدا ہے. مگر ہمارے دل تمہارے ساتھ ہیں. احمدی دنیا میں جہاں جہاں بھی ہیں. ان کے دل قادیان کے درویشوں کی محبت کے جذبات سے لبریز ہیں. اور وہ ان کے غم میں گھل رہے ہیں. ہم سب ان کی ترقی کے لئے دعا گو ہیں.

ربوہ آنا کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے

اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا. جن لوگوں نے سنجیدگی کے ساتھ غور نہیں کیا. وہ ہمارے ربوہ میں آنے کو ایک اتفاقی حادثہ خیال کرتے ہیں. مگر میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں. کہ ہمارا یہاں آنا کوئی حادثہ نہیں ہے. بلکہ خدا کی مقرر کردہ ایک سکیم کے ماتحت ہم یہاں لائے گئے ہیں. اور اس کا ثبوت یہ ہے. کہ ہزاروں سال پہلے سے خدا کی کتابوں میں ہمارے یہاں آنے کی خبر دی گئی تھی. اور ظاہر ہے. کہ جس امر کا خدائی نوشتوں میں پہلے سے ذکر کیا گیا ہو. وہ ہرگز کوئی اتفاقی حادثہ نہیں کہلا سکتا. اس کے بعد حضور نے بائیبل کی ایک پیشگوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث. حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور اپنے رویا کا ذکر فرمایا. جن میں مسیح موعود کی ہجرت کر کے ایک پہاڑی مقام میں بسنے کی واضح اور صاف الفاظ میں خبر دی گئی تھی. حضور نے اپنے اس رؤیا کا بھی ذکر فرمایا. جو مصلح موعود کے انکشاف کے سلسلے میں ہوئی. اور جس میں حضور کی زبان سے انا المسیح الموعود کے الفاظ جاری کئے گئے تھے. اور پھر فرمایا یہ خدائی نوشتے میرے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے پورے فرما دیئے ہیں. اور چونکہ ان میں مسیح موعود کے خلیفہ کی نہیں بلکہ خود مسیح موعود کی ہجرت کی خبر دی گئی تھی. اس لئے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے. کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کا زمانہ میرے زمانہ تک ممتد کر دیا ہے. خدا کی تقدیر میں یہی مقدر تھا. کہ اسلام کے غلبہ کے لئے بار بار مسیح دنیا میں آئے. اس لئے کہ سب سے زیادہ نقصان بھی مسیح کی طرف منسوب ہونے والی قوم ہی نے اسلام کو پہنچایا تھا.

حضور نے فرمایا. میں سچ سچ کہتا ہوں. کہ جس مسیح کی ہجرت کے متعلق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور پہلے نوشتوں نے پیشگوئی کی تھی. وہ اب پوری ہو چکی ہے. وہ آئندہ کبھی پوری نہ ہوگی. لوگ خواہ قیامت تک انتظار کرتے چلے جائیں. مگر وہ مسیح کبھی نہیں آئے گا. کیونکہ جس نے آنا تھا. وہ آچکا.

ربوہ مسیح موعود کا دوسرا مسکن ہے

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا. پس ربوہ آسمانی نوشتوں کے مطابق مسیح موعود کا دوسرا مسکن ہے. سو اب یہ مقام ایک مقدس مقام ہے. یہاں کی عبادتیں دوسرے عام مقامات کی عبادتوں سے زیادہ اعلیٰ اور یہاں کی رہائش دوسرے عام مقامات کی رہائش سے زیادہ مبارک ہے. یہ جگہ ہمیشہ کے لئے بابرکت کر دی گئی ہے. خواہ ہمیں کسی وقت اسے چھوڑنا بھی پڑے. خدا جب کسی جگہ کو بابرکت بنا دیتا ہے. تو وہ برکت اس سے کبھی نہیں چھینتا. کیونکہ جگہ کبھی گناہ نہیں کیا کرتی. جس کے خمیازہ میں اس سے وہ برکت چھینی جائے. یہ جگہ بابرکت ہے. کیونکہ یہ خدا کے مقدسوں کی جائے پناہ ہے. منافق کہیں گے. کیا یہ جگہ مکہ ہے. میں کہوں گا نہیں. وہ کہیں گے تو کیا یہ بیت المقدس ہے. میں کہوں گا نہیں. وہ کہیں گے کیا یہ مدینہ منورہ ہے. میں کہوں گا نہیں. وہ کہیں گے کیا یہ قادیان ہے. میں کہوں گا نہیں. وہ کہیں گے. تو پھر یہ زمین کیسے مقدس ہو گئی. اسے کس نے برکت دی. میں کہوں گا. یہ خدا کے مقدسوں کی جائے پناہ ہونے کی وجہ سے مقدس ہوئی ہے. اور اسے وہیں سے برکت ملی ہے. جہاں سے ان چاروں مقامات کو برکت ملی. اسے برکت مل جانے سے پہلے مقامات مقدسہ کی برکت کم نہیں ہوئی. کیونکہ خدا تعالیٰ کی برکات غیر محدود ہیں.

فرمایا بعض لوگ ربوہ میں نئے مرکز کے قیام کو قادیان سے بے وفائی پر محمول کرتے ہیں. حالانکہ گو ہم قادیان کے بھی وفادار ہیں. مگر سب سے بڑھ کر ہم اپنے خدا کے وفادار ہیں. خدائی سکیم کے ماتحت ہی ہم قادیان سے نکلے ہیں. اور اسی نے ہمیں واپس قادیان لے جانا ہے. پس ہم تو اپنے خدا کے اشارے کو جانتے ہیں. اور اسی کی سکیم پر عمل کر رہے ہیں. اس میں قادیان سے وفاداری یا بے وفائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا.

غیر مبایعین سے خطاب

فرمایا پیغامی اعتراض کیا کرتے تھے. کہ قادیان سے مسیح موعود کے نام کی وجہ سے احمدیوں کو جو محبت ہے. اسکی وجہ سے میں کامیاب ہوا ہوں. آج ان کا بھی لاہور میں جلسہ ہو رہا ہے. اور ان کا اس مرکز میں ہو رہا ہے. جو ۳۵ سال سے ان کا مرکز چلا آ رہا ہے. وہ ذرا ربوہ کے اس جلسہ کے مقابل پر اپنے جلسہ کو بھی دیکھیں. اور پھر سوچیں. کہ ان کے اعتراض کی کیا حقیقت ہے. اگر میں قادیان کی وجہ سے جیتا تھا. تو آج قادیان سے محرومی کی وجہ سے مجھے ہارنا بھی تو چاہیئے تھا. اگر واقعہ میں ان کا اعتراض درست ہوتا. تو قادیان وہاں کے شعائر مقبرہ بہشتی. مساجد. مینار. اور کروڑوں کی جائیداد چھوڑ کر یہاں آ جانے کی وجہ سے جماعت میں کمزوری آ جانی چاہیئے تھی. اسے سمجھ لینا چاہیئے تھا. کہ یہ سلسلہ نعوذ باللہ جھوٹا ہے. مگر اتنے بڑے ابتلا اور اتنی خطرناک ٹھوکر کے باوجود خدا تعالےٰ کے فضل سے میری جماعت متزلزل نہیں ہوئی. وہ پہاڑ کی طرح مضبوطی سے کھڑی ہے. اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس وقت تک کھڑی رہے گی. جب تک کہ کفر اس سے ٹکرا کر پاش پاش نہ ہو جائے.
(نعرہ ہائے تکبیر)

عملی طور پر مرکز کی اہمیت

فرمایا. میں نے جو کچھ کہا ہے. خواہ تم اس سے اتفاق کرو یا نہ کرو کم از کم اتنا تو ہر شخص عقلاً سمجھ سکتا ہے. کہ کوئی جماعت ایک مرکز کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی. جب تک ہم اکٹھے مل کر نہ بیٹھیں گے. اسلام کی ترقی کی سکیمیں کس طرح بنا سکتے ہیں. مبلغ کس طرح تیار کر سکتے ہیں. غیر ممالک سے دین سیکھنے کے لئے آنے والے لوگوں کو کہاں تعلیم دے سکتے ہیں. اور اپنی آئندہ نسل کی ترقی کے لئے سکول اور کالج کس طرح قائم کر سکتے ہیں. پس اگر پیشگوئیاں نہ بھی ہوتیں. پھر بھی کوئی نہ کوئی مرکز ضرور قائم کرنا پڑتا. کیونکہ کوئی جماعت مرکز کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی.

تحریک امانت میں روپیہ جمع کراؤ

تعمیر ربوہ کے سلسلے میں مالی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا. اس وقت دفاتر سکولوں اور کالج وغیرہ کی تعمیر کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے. اس سلسلے میں احباب اس طریق سے بھی ہماری بڑی مدد کر سکتے ہیں. کہ وہ زیادہ سے زیادہ رقوم امانت تحریک جدید اور امانت صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائیں. یہاں روپیہ جمع کرانے کی وجہ سے ہزاروں احمدیوں کا روپیہ گذشتہ انقلاب میں تباہی سے بچ گیا ہے. یہاں کی جمع شدہ چھوٹی سے چھوٹی رقوم سے بھی سلسلے کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے. اور احباب کا ذرہ بھر بھی کوئی نقصان نہیں ہے. بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے. روپیہ کی واپسی کے متعلق کسی قسم کی بھی کوئی پابندی یا شرط نہیں ہے. آپ صبح جمع کرا کے دو گھنٹے بعد ہی یہ رقم واپس لے سکتے ہیں. میں سمجھتا ہوں. اگر جماعت کے افراد اقتصادی اصولوں کو مد نظر رکھ کر اپنی رقمیں ان امانتوں میں جمع کرائیں اور خرچ کریں. تو شاید ہمیں چندے لینے کی بالکل ضرورت ہی نہ رہے. اور سلسلے کے تمام کام بآسانی سرانجام پا جائیں. آئندہ کیلئے میں یہ تجویز کرتا ہوں. کہ جو رقوم ان امانتوں میں سے باہر منگوائی جائیں. ان کے منی آرڈر کا خرچ صیغہ خود ادا کر دیا کرے. تا کہ لوگوں کو اپنی پوری کی پوری رقوم مل جایا کریں. میں امید کرتا ہوں. کہ احباب زیادہ سے زیادہ رقوم ان امانتوں میں جمع کرانے کی کوشش کریں گے.

مرکز میں بار بار آؤ

مرکز میں بار بار آنے کی تحریک کرتے ہوئے حضور نے فرمایا. حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے. کہ جو لوگ بار بار قادیان نہیں آتے. وہ اپنے ایمانوں کی فکر کریں. در اصل دین کو سیکھنے کے لئے ایمانوں کو تازہ کرنے اور اجتماعی دعائیں کرنے کے لئے اپنے مرکز میں بار بار آنا بہت ہی ضروری ہے. آپ کو کثرت سے یہاں آنا چاہیئے. اور یہاں کی برکات سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے. چندہ حفاظت مرکز قادیان میں حصہ لینے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا. جب تک قادیان ہم سے کٹا رہے گا. وہاں کے اخراجات کے بوجھ کو بھی ہمیں نے اٹھانا ہے. پھر ایسی تدابیر اختیار کرنے کے لئے جس سے قادیان ہمیں دوبارہ مل جائے. بہت بڑے اخراجات کی ضرورت ہے. مجھے افسوس ہے. کہ بہت سے احباب نے اس تحریک میں حصہ لینے کے وعدے

باقی صفحہ ۸ پر

اعلان تعطیل :- مورخہ ۲ جنوری کو پریس میں تعطیل ہونے کی وجہ سے ۳ جنوری کو پرچہ شائع نہ ہوگا۔ (مینیجر)

روزنامہ الفضل ——— لاہور

یکم جنوری ۱۹۵۰ء

یہ "ہم" کون ہیں؟

ہم نے الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں لکھا تھا کہ

"ہمیں کامل یقین ہے کہ ملک کا سنجیدہ طبقہ احراری لیڈروں کی عاقبت نااندیشی پاکستان دشمنی اور مسلمانوں کے مفاد سے غداری کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اور ان کی اس تازہ افترا پردازی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے اس جتھے کی نفسیات کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ دشمنان اسلام غرض کے بندے عوام کو بھڑکانے کے صفر فیصدی احتمال سے بھی ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش ناکام سے نہیں چوکتے۔"

ناظرین کو معلوم ہے کہ احراریوں کی تازہ افترا جس کی طرف ہم نے مندرجہ بالا عبارت میں اشارہ کیا ہے کیا تھی۔ ہم ایک دفعہ پھر انہی کے الفاظ میں یہاں درج کر دیتے ہیں۔

"اگلے دن سکھوں نے اپنا کیس پیش کیا کہ ننکانہ ہماری زیارت گاہ ہے۔ اسے کھلا شہر Open City قرار دیا جائے۔ ہمارے ظفر اللہ صاحب بھی آن موجود ہوئے کہ آج میں پھر پیش ہونا چاہتا ہوں۔ مجھے بھی اجازت دی جائے۔ آج میں نے مسلمانوں کا کیس پیش نہیں کرنا ہے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کا کیس سکھوں کے مقابلہ میں پیش کرنا ہے۔ تاکہ قادیان بھی کھلا شہر قرار دیا جائے۔ ریڈکلف نے اعتراض کیا کہ اس نام کی کیا کوئی اقلیت ملک میں موجود ہے؟ ظفر اللہ نے کہا ہم اقلیت ہیں ہم تمام مسلمانوں سے علیحدہ ہیں۔"

(آزاد ۹ دسمبر ۱۹۴۹ء)

پھر جب احراریوں کو محسوس ہوا کہ چوہدری ظفر اللہ نے احمدیوں کا کیس پیش ہی نہیں کیا تھا۔ تو اس افترا کو اس رنگ میں پیش کیا گیا۔

"شیخ بشیر احمد نے جو لاہور کی جماعت احمدیہ کے امیر ہیں۔ باؤنڈری کمیشن کے سامنے اپنی جماعت کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ضلع گورداسپور جو اس وقت تک ۳ مارچ ۱۹۴۷ء کی ابتدائی (Notional) تقسیم کے مطابق پاکستان کا حصہ تھا ضرور اس سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اور قادیانیوں کی ایک علیحدہ اور آزاد ریاست بنا دی جائے۔ اس نے اپنے دعوے کی بنیاد اس بات پر رکھی تھی کہ چونکہ قادیانی مسلمانوں کا حصہ نہیں ہیں۔ اس لئے ان کو علیحدہ وحدت تسلیم کیا جائے۔"

(آزاد ۱۹ دسمبر ۱۹۴۹ء سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ)

پھر احراریوں کو یہ احساس ہوا کہ بات تو یہ بھی اس کے الٹ ہے۔ جو شیخ بشیر احمد صاحب نے بحث میں کہی تھی۔ انہوں نے تو بحث میں یہ کہا تھا کہ قادیان کو پاکستان میں شامل کیا جائے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کا حصہ ہیں۔ تو اب "آزاد" احراریوں کا آرگن ہمارے اس قول کے مطابق کہ یہ دشمنان اسلام غرض کے بندے عوام کو بھڑکانے کے صفر فیصدی احتمال سے بھی ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش ناکام سے نہیں چوکتے۔ یوں رقمطراز ہے۔

"جب ۳ مارچ ۱۹۴۷ء کے بیان سے ضلع گورداسپور کے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ اور جب وہ مسلم اکثریت کا ضلع تسلیم کر لیا گیا تھا۔ اور جب قادیان بھی اس ضلع میں شامل تھا۔ اور اس طرح قادیان کو بھی پاکستان میں شامل ہونا تھا۔ تو پھر آپ کو کیا ضرورت محسوس ہوئی تھی کہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت سے علیحدہ اپنا محضر پیش کرتا۔ اور آپ کے اس جواب کے کیا معنے کہ ہم نے محضر اس لئے پیش کیا تھا کہ قادیان پاکستان میں شامل ہو جائے۔ جبکہ اس کا پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ اک عرصہ پہلے ہی ہو چکا تھا۔ اور جب اس فیصلے پر ہندوستان کو بھی کوئی اعتراض نہ تھا۔ ہم الفضل اور ان کے وکیل شیخ بشیر احمد کو چیلنج کرتے ہیں کہ اس محضر کو جو آپ نے مسلمانوں سے جدا جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کیا تھا من وعن شائع کرو۔ تاکہ ملت اسلامیہ کو معلوم ہو سکے کہ تم نے ہم سے جدا کیا بات چیت کی تھی اور ۳ مارچ کے واضح بیان کے بعد گورداسپور ہم سے کیوں چھن گیا؟"

(آزاد یکم جنوری ۱۹۴۹ء)

گویا احراری آرگن اعتراف کرتا ہے کہ احراریوں نے جو کچھ اس ضمن میں کہا تھا کہ چوہدری ظفر اللہ نے احمدیوں کا کیس پیش کیا تھا۔ اور انہوں نے قادیان کو آزاد شہر قرار دینے پر زور دیا تھا۔ اور احمدیوں کو مسلمانوں سے الگ اقلیت کے طور پر پیش کیا تھا۔ وہ سراسر احراریوں کی افترا تھی۔ پھر شیخ بشیر احمد کی بحث کے متعلق جو آر۔ اے صاحب نے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں لکھا کہ انہوں یعنی شیخ بشیر احمد نے قادیان کو الگ سٹیٹ بنانے پر زور دیا تھا اور کہا تھا کہ احمدی مسلمانوں کا حصہ نہیں وہ بھی سراسر احراری فتنہ طراز دماغ کی ایجاد بندہ تھی۔

جب احراریوں کی تمام افترا کی قلعی کھل چکی ہے اور انہوں نے اعتراف کر لیا ہے کہ جو کچھ انہوں نے چوہدری ظفر اللہ خان اور باؤنڈری کمیشن کے سامنے بحث کے متعلق کہا تھا وہ سراسر جھوٹ سراسر کذب سراسر افترا تھا۔ اور ان کو تنکے کا سہارا بھی حاصل نہیں رہا۔ تو اب کس برتے پر ہم سے اس معاملہ میں بات کر سکتے ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس افترا کی قلعی کھل جانے۔ اور اس طرح اعتراف کرنے کے بعد وہ شرمندہ ہوتے اور معافی نہ مانگتے تو نہ سہی کم سے کم صاف صاف لفظوں میں اعتراف ہی کرتے مگر نہیں وہ صفر فیصدی احتمال سے بھی ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش ناکام کئے چلے جاتے ہیں۔ اور عوام کو بھڑکانے کے لئے بے معنی باتیں لکھے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اب وہ کسی کو اس معاملہ میں دھوکا نہیں دے سکتے۔

"آزاد" کے مدیر محترم فرماتے ہیں۔

"اس محضر کو جو آپ نے مسلمانوں سے جدا پیش کیا تھا من وعن شائع کرو۔ تاکہ ملت اسلامیہ کو معلوم ہو سکے کہ تم نے ہم سے جدا کیا بات چیت کی تھی۔ اور ۳ مارچ کے بعد گورداسپور ہم سے کیوں چھن گیا۔"

پہلے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس عبارت کے فقرہ "ہم سے جدا کیا بات چیت کی تھی" میں جو "ہم" ہے اس سے کیا مراد ہے "ہم" سے مراد اگر احراری ہیں تو ظاہر ہے کہ اس "ہم" کو ملت اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ یہ "ہم" ملت اسلامیہ کا سخت مخالف پاکستان کا سخت دشمن اور مسلم لیگ اور قائد اعظم کو سر بازار گالیاں دیتا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ہم نے اس "ہم" سے جدا جو بات چیت کی تھی۔ وہ پاکستان ملت اسلامیہ مسلم لیگ اور قائد اعظم کے حق میں ہی کی تھی۔ اور ملت اسلامیہ کا ہر فرد جانتا ہے کہ وہ بات چیت کیا تھی۔ اور خود احراری بھی جانتے ہیں کہ وہ بات چیت ملت اسلامیہ مسلم لیگ اور پاکستان کے دشمن احراری جتھے کے سخت خلاف تھی۔

باقی رہی یہ بات کہ ضلع گورداسپور پاکستان سے کیوں کٹ گیا۔ حالانکہ (Notional) تقسیم میں اسکو مسلم اکثریت کا ضلع مان کر پاکستان میں رکھا گیا تھا۔ تو اس کی وجہ یہ تھی کہ غداران پاکستان احراریوں نے ہندوؤں سکھوں اور انگریزوں سے پہلے ہی سازش کی ہوئی تھی کہ اس ضلع کو کسی نہ کسی بہانے سے پاکستان سے کاٹ لیا جائے گا۔ تاکہ پاکستان اتنا لنڈورا اور کمزور ہو جائے کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہ رہ سکے اور پھر ہند یونین میں مدغم ہو جائے۔ اور اکھنڈ ہند کے حامی احراری اس طرح اپنے شنیع ارادوں میں کامیاب ہو جائیں۔

اس سازش کا ثبوت لارڈ مونٹ بیٹن کے اس بیان سے ملتا ہے۔ جو اس نے نہرو جناح بلدیو سنگھ کے نشر یہ اعلان معاہدہ سے دوسرے دن ریڈیو سے نشر کیا تھا جس میں اس نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ عملی تقسیم کے وقت بعض ایسے علاقے جہاں کسی قوم کی خفیف سی اکثریت ہے دوسری قوم کے حصہ میں آ جائیں۔ اور جس میں ضلع گورداسپور کی خاص طور پر مثال دی گئی تھی۔ اور غلط بیانی سے اس ضلع میں مسلمانوں کی اکثریت کو گھٹا کر پیش کیا گیا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ جماعت احمدیہ نے جس کا مرکز قادیان اس ضلع میں تھا۔ مونٹ بیٹن کی غلط بیانی کی تردید کے لئے مفصل جواب تیار کیا۔ اور اس تفصیل کو باؤنڈری کمیشن کے سامنے لانے کے لئے علیحدہ محضر پیش کیا۔ لارڈ مونٹ بیٹن کے اس خطرناک بیان سے مسلمانوں کے دل میں خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ ضلع گورداسپور کو جو اصول کے مطابق پاکستان میں آنا چاہیئے۔ دشمن کوئی نہ کوئی آڑ لے کر انڈین یونین میں شامل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسلئے ضروری تھا کہ اس ضلع کی تفصیلات مسلمانوں کے عام محضر سے علیحدہ پیش کی جائیں۔ اور لارڈ مونٹ بیٹن کے بیان سے جو وساوس پیدا ہوتے تھے ان کی مفصل تردید کی جائے۔ اسی خدشہ کے پیش نظر احمدیہ جماعت نے قائد اعظم اور دیگر مسلم لیگی زعماء کے مشورہ سے علیحدہ محضر پیش کیا تھا۔ تاکہ اس ضلع کے صحیح کوائف کمیشن کے سامنے آ جائیں لارڈ مونٹ بیٹن نے جو غلط بیانی مسلمانوں کی خفیف

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

علماء اکابر سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

۲۷ دسمبر کو (یعنی جلسے کے دوسرے دن) ٹھیک ساڑھے دس بجے پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری نعمت اللہ خان صاحب، ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کے بعد جناب ثاقب زیروی نے

خس و خاشاک باطل کے لئے چنگاریاں ہم ہیں

پہلی تقریر "دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل اسلام میں ہے" کے موضوع پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ نے فرمائی۔ صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ ضرورتمندوں کی مالی ضروریات پورا کرنے کے اس عالمگیر مسئلے کو بین الاقوامی یا انسانی نقطۂ نگاہ سے حل کرنے کی سب سے پہلی کوشش اسلام نے ہی کی۔ اسلام نے اس مسئلے کی ہمہ گیری کو تسلیم کرنے کے بعد اس کا حل سوچا۔ اور ایک جامع و [illegible] نظام پیش کرنے کے بعد دعویٰ کیا۔ کہ وہ دنیا سے غریبی مٹانے کے لئے آیا ہے۔ اور اس نظام کو کسی ایک ملک یا خطۂ زمین کے لئے نہیں۔ بلکہ ساری قوموں اور سارے ملکوں کے لئے قائم کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کا خدا سارے جہانوں کے لئے ہے اور اس رسول یعنی نظام اسلام کی سب سے اعلیٰ مثال رسول اکرم صلعم سارے جہانوں اور قوموں کے لئے تھے۔ چنانچہ آپ نے غربت کے خلاف جہاد عظیم کا اعلان کر کے اقتصادیات کے تمام دروازے اسلام کے لئے کھول دیئے آپ نے بتایا کہ

روس کا نظام

روس کا اشتراکی نظام اسلام کی ہمہ گیری سے ٹکر نہیں کھاتا۔ یہ نظام صرف ایک ملک کے اندر کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ وہ دوسروں کو زندہ رہنے کا حق نہیں دیتا۔ بلکہ دوسرے ملکوں کو لوٹ کر اپنوں کے پیٹ پالنے کی فکر میں ہے۔ روسی اشتراکیت نے غاصبانہ شرح مبادلہ کے تقرر سے عملاً اپنے ملک کے انسانوں کو دوسرے ملکوں کے انسانوں پر ترجیح دی ہے۔ گزشتہ ۱۹۳۷ء میں روبل کی قیمت ۸ آنے مقرر کر کے۔ دوسرے ملکوں کو لوٹا۔ اور عالمگیر انسانی اخوت کے خلاف نظام زر کو قائم کیا۔

آپ نے اپنی تقریر میں اسلام کے اقتصادی نظام کے موٹے موٹے اصولوں۔ زکوٰۃ۔ صدقہ کی تشریح فرمائی۔ اور کلام پاک۔ اور احادیث کی تائید سے اس امر کو ثابت کیا۔ کہ زکوٰۃ واقعی بالواسطہ مفلسی کو دور کرتی ہے۔ اور صدقہ یعنی عطیہ غریب کے نام اللہ کے فضل حاصل کرنے کے لئے سے واقعی غربت کی جڑیں کٹتی ہیں۔ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص خیرات دیتا ہے۔ تو وہ غریب کا حق ادا کر رہا ہوتا ہے اور یہ خیرات صرف امراء پر ہی نہیں بلکہ ہر مالدار پر فرض ہے۔ بلکہ ہر مسلم پر فرض ہے اور یہ دیا جائیگا اُسے جو مستحق ہو۔ جو مانگنے پر مجبور ہو جائے۔ اور اُسے جس کی حیا مانگنے سے بھی روکے آپ نے فرمایا پھر اسلام کا طرۂ امتیاز ملاحظہ فرمایئے۔ کہ اس میں کسی قوم کا تعین نہیں۔ ہر قوم کے غریب کا ذکر ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد کے بعض واقعات بیان کر کے صدقہ و خیرات دینے اور ذمیوں کے حقوق کو ادا کرنے کے طریق بتائے۔ آخر میں آپ نے فرمایا۔ چونکہ صدقہ کی کوئی شرح مقرر نہیں بلکہ حد مقرر ہے کہ اس وقت تک جاری رہے۔ جب تک دنیا میں ایک غریب بھی رہ جائے۔ پس اسلامی اقتصادیات میں کسی کے غریب رہ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

صاحبزادہ صاحب کے بعد پرنسپل جامعہ احمدیہ جناب مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل سلسلہ و سابق مبلغ بلاد عرب نے قرآن کریم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے دلائل بیان فرمائے۔ اور احادیث سے یاجوج و ماجوج کا مقابلہ کرنے والے مسیح موعودؑ۔ امت محمدیہ کے ذوالقرنین اور آخری زمانے کے زبردست مصلح اور مہدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے نشانات بتا کر ثابت کیا۔ کہ یہی وہ مصلح تھا جس کے ہاتھ پر ادیان باطلہ کو عالمگیر شکست مقدر تھی آپ نے کہا۔ کہ ایک بودا سا اعتراض حضرت مرزا صاحب پر یہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے تئیں تمام انبیاء کا مظہر قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ گذشتہ نوشتوں میں صاف آیا ہے کہ مسیح موعود اقوام عالم کے لئے مبعوث ہو گا۔ اسی لئے اُسے مختلف انبیاء کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بعثتوں پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ تحفہ گولڑویہ میں بیان کردہ "احمد رسول" کی پیشگوئی کا مصداق ثابت کیا۔ اور قرآن مجید اور احادیث سے حضرت مسیح موعود کے زمانے کی علامات آیات بیان کیں۔ مولانا کے مضمون کی وسعت ایک لامحدود وقت کی متقاضی تھی۔ تاہم آپ نے پون گھنٹے کے محدود عرصے میں جو کچھ بیان کیا وہ بھی ایک بیش قیمت گنجینۂ معلومات سے کم نہ تھا۔

انذارات و بشارات

اجلاس اول کی آخری تقریر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا۔ انقلابات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انذارات و بشارات آپ کی یہ تقریر اس سلسلے کی تیسری کڑی تھی۔ جو گذشتہ دو جلسوں سے بیان ہوتی چلی آ رہی ہے۔ آپ نے اپنی تقرید میں تذکرۃ الشہادتین میں بیان کردہ انذاری و تبشیری پیشگوئیوں کے علاوہ جنگوں کے متعلق پیشگوئیوں حقیقۃ الوحی میں قیامت کے نظارے اور زلازل کے وقوع پر بھی روشنی ڈالی (آپ کی تقریر انشاء اللہ جلد ہی استفادۂ عام کے لئے الفضل میں شائع کر دی جائے گی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور چند مخلصانہ خطوط

تحریک جدید کے وعدے پیش کرنے کیلئے مخلصین کی دوڑ

(۱) بشیر صاحب ناصر درویش قادیان

"پیارے آقا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ" "الرحمت" کے ذریعے حضور انور کا تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان پڑھ کر خوشی ہوئی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ سال کا وعدہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اس دفعہ پھر وعدہ کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے ساتھ اللہ تعالےٰ کے فضل پر امید رکھتے ہوئے گذشتہ سال کی نسبت اضافے کے ساتھ حضور کی خدمت میں وعدہ پیش کرتا ہوں"

(۲) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب جھنگ

"سیدی و مطاعی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے اس میں بہت بہت برکت دے۔ دَورِ اوّل میں تو میرے والد صاحب محترم سب بچوں کی طرف سے چندہ دیا کرتے تھے۔ اور اب بھی وہ سب کو شامل کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی عنایت کردہ توفیق سے عاجزہ کو دورِ دوم میں باقاعدہ حصہ لینے کا شرف حاصل ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ مدد فرمائی ہے۔ اب سال ششم کے لئے بھی میرا وعدہ قبول فرمائیں۔ اپنا وعدہ جلدی سے جلدی ادا کروں گی انشاء اللہ تعالیٰ"

(۳) سارجنٹ محمد شفیق صاحب پشاور چھاؤنی

"سیدنا و امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شاید سال ششم کا اعلان حضور نے ارشاد فرمایا ہو۔ اور مجھ تک نہ پہنچا ہو۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ حضور کی خدمت میں اپنا وعدہ پیش کر دوں۔ حضور اب تک تو میں اپنی پوری تنخواہ پیش کرتا رہا ہوں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا۔ اور مجھے توفیق ملی۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ اس سال بھی پوری تنخواہ پیش کر دوں گا"

(۴) محمد افضل صاحب ماری پور کراچی:۔

"میرے آقا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے آقا۔ آپ کا خطبہ جمعہ آج ہی پہنچا۔ اور پڑھا۔ سال پنجم کا وعدہ خاکسار نے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے یکم نومبر تک ادا کر دیا تھا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ باوجود مالی حالت بہت خراب ہونے کے اور قرضہ کے اُس ذات پاک نے وعدہ ایفاء کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضور میرے دل کو اطمینان نہیں ہوتا۔ کہ میں دوسروں سے کم رہوں۔ احقر کے دورِ دوم کے سال ششم کا وعدہ پچھلے سال سے اضافے کے ساتھ حقیر رقم قبول فرمائیں۔ اور عاجز کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ہزاروں خطوط میں سے چند خطوط جگہ کی قلت کے پیش نظر دوستوں میں جلد از جلد وعدہ بھجوانے کی تحریک پیدا کرنے کی تحریک پیدا کرنے کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ سب دوستوں کے وعدے ۳۱ دسمبر تک حضور کی خدمت میں پیش ہو جانے چاہیئں:۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

(خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں)

نبوت کے بارے میں اولیائے امت کا عقیدہ

(۱)

مندرجہ ذیل تقریر مکرم مولوی عبدالمالک صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر فرمائی۔

تمہید:۔ نبوت خدا تعالےٰ کی ایک بہت بڑی نعمت اور برکت ہے۔ اور روحانیت کا ایک اعلیٰ مقام ہے۔ لیکن امت محمدیہ کا ایک حصہ اس انعام الٰہی کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ یہ خیرامت اس نعمت نبوت سے محروم ہے۔ اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ کہ باب نبوت من کل الوجوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بند ہو گیا۔ اس غلط عقیدہ کی وجہ سے خدا کا راستباز نبی اور امت کا موعود مسیح رد کیا گیا۔ اس مضمون کے ذریعہ یہ واضح کیا جائے گا۔ کہ نبوت کے بارے میں جماعت احمدیہ جو اعتقاد رکھتی ہے۔ وہ قرآن کریم کے عین منشاء کے مطابق ہے۔ اور اولیائے امت بھی اسکی تائید کسی نہ کسی رنگ میں کرتے ہیں۔ اور غیر احمدیوں کا یہ عقیدہ کہ باب نبوت من کل الوجوہ مسدود ہے۔ درست نہیں اور نہ امت کے اولیاء نے نبوت کو من کل الوجوہ مسدود مانا ہے۔

نبی کی تعریف:۔ اس مسئلہ کے سمجھنے کے لئے ہم کو سب سے پہلے نبوت کی حقیقت کو سمجھ لینا چاہیئے۔ سو واضح رہے۔ قرآن کریم کی رو سے نبی کی تعریف یہ ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول یعنی خدا عالم الغیب ہے۔ اور وہ اپنے غیب پر بجز رسول کے کسی کو آگاہ نہیں کرتا۔

نیز فرمایا۔ وما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین۔ یعنی جس کو خدا رسول بنا کر مبعوث فرماتا ہے، اس کو بشارت و انذار عطا فرماتا ہے۔ پس ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ قرآن کریم کی رو سے نبی کی یہی تعریف ہے:۔

(۱) خدا اس کو نبی کہے۔ (۲) بکثرت امور غیبیہ سے آگاہ فرما دے۔ (۳) وہ اخبار غیبیہ بشارت و انذار پر مشتمل ہو۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "میرے نزدیک نبی اسکو کہتے ہیں۔ جس پر خدا کا کلام یقینی اور بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶)

پھر فرماتے ہیں:۔ "جبکہ وہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت و کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جاوے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام انبیاء کا اتفاق ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۲)

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:۔

"برعلم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہٗ خلّص رسل را اطلاع می بخشد۔ کہ علم غیب جو اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہے۔ اسکی اطلاع وہ اپنے برگزیدہ رسولوں کو بخشتا ہے۔" (مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب ۳۱۰)

نبوت کے اقسام:۔ اولیاء امت کے نزدیک نبوت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) نبوت تشریعی (۲) نبوت غیر تشریعی۔ چنانچہ حضرت ولی اللہ صاحب مجدد اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں حقیقۃ النبوۃ و خواصہا کے ذیل میں نبوت کے ظہور کے متعلق فرماتے ہیں۔

ذالک اما بان یکون الوقت وقت ابتداء ظھور دولۃ وکسبت الدول بھا فیبعث اللہ تعالیٰ من یقیم دین اصحاب تلک الدولۃ بعث سیدنا محمد صلعم اولیقدر اللہ تعالےٰ بقاء قوم واصطفاءھم علی البشر فیبعث من یقوم عوجھم ویعلمھم الکتاب کبعث سیدنا موسیٰ علیہ السلام او یکون نظم ما قضی لقوم من استمرار دولۃ او دین یقتضی بعث مجدد کداؤد علیہ السلام وسلیمان وجمیع من انبیاء بنی اسراءیل علیھم السلام وھؤلاء الانبیاء قد قضی اللہ بنصرتھم علیٰ اعداءھم کما قال ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وانا جندنا لھم الغالبون وراء ھؤلاء قوم لاتمام الحجۃ۔

حضرت امام رازیؒ زیر آیت واذا خذ اللہ میثاق النبیین فرماتے ہیں:۔

فی قولہٖ تعالیٰ لما اتیتکم من کتاب اشکال وھو ان الخطاب اما ان یکون مع الانبیاء او مع الامم فان کان مع الانبیاء فجمیع الانبیاء ما اوتوا الکتاب۔ وانما اوتی بعضھم۔ الجواب عنہ لوجھین۔

(۱) ان جمیع الانبیاء اوتوا الکتاب بمعنیٰ کونہ مھتدیا بہ داعیا الی العمل بہ وان لم ینزل علیہ۔

(۲) ان اشرف الانبیاء ھم الذین اوتوا الکتاب فوصف الکل بوصف اشرف الانواع۔

ترجمہ:۔ حضرت امام رازی فرماتے ہیں:۔ کہ خدا کے اس ارشاد لما اتیتکم من کتاب پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کہ یہ خطاب یا تو انبیاء سے ہے۔ یا امتوں سے۔ اگر ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ خطاب انبیاء سے ہے۔ تو یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ سب انبیاء کو کتاب نہیں دی گئی۔ بلکہ بعض نبی صاحب شریعت تھے۔ بعض نہ تھے۔ اس کا جواب دو طرح پر ہے۔

(۱) تمام انبیاء کو کتاب دیئے جانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ اس کتاب سے ہدایت یافتہ تھے۔ اور اسی کے مطابق عمل کی دعوت دیتے تھے۔ اگرچہ ان پر کتاب نازل نہ ہوئی تھی۔

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ انبیاء میں سے اشرف وہ نبی ہوتے ہیں۔ جن کو کتاب دی جاتی ہے۔ سو خدا نے آیت ممدوحہ بالا میں اس انواع نبوت کے تمام افراد کو اشرف الانواع یعنی صاحب کتاب نبی کے وصف سے متصف کر دیا۔

الغرض ہر دو حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ اولیاء امت کے نزدیک نبوت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو نبی ایسے ہوتے ہیں۔ جو شریعت لے کر آتے ہیں۔ دوسرے ایسے نبی ہوتے ہیں۔ جو غیر تشریعی ہوتے ہیں۔

نبوت کی حقیقت اور اسکی اقسام سمجھ لینے کے بعد یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنا عقیدہ بیان کیا جائے۔

جماعت احمدیہ کا عقیدہ:۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ امتِ محمدیہ میں تشریعی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اور غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ اب یہ مقام صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرنے والے کو حاصل ہو گا غیر امتی قیامت تک اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اس عقیدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس ارفع اور اعلیٰ شان کا پتہ چلتا ہے۔ جو انبیاء گذشتہ میں سے کسی کو حاصل نہیں۔ اور اس اضافہ روحانی میں آپ بالکل یکتا اور ممتاز ہیں۔ خدا تعالیٰ کا آپؐ کی مدح میں خاتم النبیین کا ارشاد یہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ انبیاء گذشتہ کے جو بھی کمالات تھے۔ وہ آپ کے وجود باجود میں پائے جاتے ہیں۔ اور جو کمال آپ کو عطا کیا گیا۔ یعنی آپ کو صاحب خاتم خدا نے قرار دیا۔ یہ کمال کسی اور نبی کو حاصل نہ ہوا۔ اس سے آپ ہی کی توجہ روحانی نبی تراش ٹھیری۔ پس نبوت کے مسئلہ میں ہمارا عقیدہ مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ ہے:۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ ضرور یاد رکھو۔ کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے ہیں۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کی رو سے انبیاء علیہم نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی اور رسول کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفّی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ)

نیز حضورؑ اپنے دعوے کو پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا۔ ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلعم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۵۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہاں میں صرف نبی نہیں۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی بھی تا کہ آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ اور کمال فیضان ثابت ہو۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی اور غلامی سے آپؐ کی امت نعمت نبوت سے متمتع ہو گی۔ قرآن کریم سے ماخوذ ہے۔ جس کی تائید اولیاء امت کے اقوال سے ہوتی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

اس آیت کریمہ میں تین گروہوں کا ذکر ہے۔ ایک منعم علیہ دوسرے مغضوب علیہم تیسرے ضالین۔

تشریح ہر سہ گروہ:۔ قرآن کریم نے منعم علیہ گروہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:۔

من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین و الشھداء والصالحین الخ۔

استدلال منجانب جماعت احمدیہ:۔ تشریح معیت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) معیت ظاہری۔ (۲) معیت فی الدرجہ دوسری قسم معیت کی تائید تفسیر بحر المحیط (مولفہ محمد بن یونس اندلسی) میں لکھا ہے:۔

وقولہ تعالیٰ مع الذین انعم اللہ علیھم تفسیر لقولہ صراط الذین انعمت علیھم ..... والظاھر ان قولہ من النبیین۔ تفسیر للذین انعم اللہ علیھم فکانہ قیل من یطع اللہ والرسول منکم الحقہ اللہ بالذین تقدم ممن انعم علیھم قال الراغب فمن انعم علیھم من الفرق الاربعہ فی المنزلۃ والثواب۔ النبی بالنبی والصدیق بالصدیق والشھید بالشھید والصالح بالصالح واجاز الراغب ان یتعلق من النبیین بقولہ ومن یطع اللہ والرسول ای من النبیین ومن بعدھم

(تفسیر بحر المحیط جلد ۳ صفحہ ۲۸۷ مطبوعہ مصر)

تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کے لئے

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے طلباء کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کالج ۷ ؍ جنوری ۱۹۵۰ء کو کھلے گا۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور۔

یعنی خدا کا فرمانا کہ مع الذین انعم اللہ علیہم یہ صراط الذین انعمت علیہم کی تفسیر ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا قول من النبیین تفسیر ہے انعم اللہ علیہم کی۔ گویا یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ تم میں سے جو شخص اللہ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ان لوگوں میں شامل کر دے گا۔ جن پر قبل ازیں انعامات ہوئے۔ اور امام راغب نے کہا ہے۔ کہ ان چار گروہوں میں شامل کرنے کا مقام اور نیکی کے لحاظ سے نبی کو نبی کے ساتھ اور صدیق کو صدیق کے ساتھ شہید کو شہید کے ساتھ اور صالح کو صالح کے ساتھ اور راغب نے جائز قرار دیا ہے۔ کہ اس امت کے نبی بھی نبیوں میں شامل ہوں۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ ومن یطع اللہ والرسول یعنی من النبیین نبیوں میں سے۔ اس حوالہ سے صاف طور پر حضرت امام راغب کا مذہب ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی اس امت میں انبیاء کی آمد کے قائل تھے۔ (محمد بن یوسف بن علی بن حان الاندلسی جو ۷۵۴ھ میں فوت ہوئے)

پس جماعت احمدیہ کے اس عقیدہ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی سے آپ کی امت میں نبوت جاری ہے۔ یہ آیت نص صریح ہے۔ جس کی تائید حضرت امام راغب نے کی۔

کیا انکم ٹیکس ادا کرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہے

ایک جماعت کی طرف سے یہ سوال آیا تھا۔ کہ کیا انکم ٹیکس اور سیل ٹیکس ادا کرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں اس پر مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے فتویٰ حاصل کیا گیا۔ احباب کی آگاہی کے لئے سوال اور جواب دونوں شائع کئے جاتے ہیں۔

سوال:۔ بعض افراد جماعت کا یہ خیال ہے۔ کہ جب گورنمنٹ کے مالیہ کی نسبت زکوٰۃ یعنی عشر زمین معاف ہے۔ تو کاروبار تجارت جس کی بابت انکم ٹیکس اور سیل ٹیکس مالیہ زمین کے حساب سے غالباً کہیں زیادہ وصول ہوتا ہے۔ تو اس پر بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہونی چاہیئے۔ اس اعتراض کا جواب باصواب جلد مفتی سلسلہ سے حاصل کر کے بھیجا جائے۔ اور دونوں میں مابہ الامتیاز دکھایا جائے۔

جواب:۔ زکوٰۃ جہاں ایک مالی ٹیکس ہے وہاں وہ ایک عبادت بھی ہے۔ جو ایک مسلمان کے لئے فرض کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس پر اجماع امت ہے۔ کہ کوئی عبادت نیت کے بغیر ادا نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح کسی عبادت کے ادا کرنے کے لئے اسلام نے جو ضروری شرائط مقرر کی ہیں۔ انہیں بھی نظر انداز کرنا جائز نہیں۔ پس ان حالات میں جبکہ زکوٰۃ ایک اسلامی عبادت ہے۔ اور اس کی ادائیگی کے ساتھ نیت زکوٰۃ ضروری ہے۔ اور اسلام نے اس کی مقدار معین کر دی ہے۔ اور اس کے مصرف کو بھی متعین کر دیا ہے۔ تو پھر حکومتی ٹیکس کس طرح اس کی قائم مقامی کر سکتے ہیں۔ یہ سوال تو اس وقت پیدا ہو سکتا ہے۔ جبکہ حکومت زکوٰۃ کی نیت سے ٹیکس وصول کرے۔ اور ادا کرنے والا بھی اسی نیت سے ادا کرے۔ نیز عام مال کی زکوٰۃ کو زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ پر یعنی عشر پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ پیداوار کی زکوٰۃ یعنی عشر اسی صورت میں واجب ہے۔ جبکہ پیداوار بارانی زمین

[illegible]

اسلام ہی دنیا میں نسلی منافرت اور امتیاز کو مٹانے کا واحد ذریعہ ہے

تعلیم الاسلام کالج میں امریکی ماہرین تعلیم اور دیگر معززین سے حضرت امیر المومنین کا خطاب

گذشتہ دنوں "یونیورسٹی پریذیڈنسی" کا جو امریکی وفد پاکستان آیا ہوا تھا۔ اس کے ایک حبشی رکن ڈاکٹر چارلس ایس۔ جانسن نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت ۲۴؍ دسمبر کی شب کو تعلیم الاسلام کالج ہال میں "امریکہ میں نسلی امتیاز" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ لیکچر کے دوران میں انہوں نے اس بات کا فخر کے ساتھ ذکر کیا کہ حبشی اقوام رفتہ رفتہ امریکہ کی گوری فام نسلوں میں مدغم ہوتی جا رہی ہیں۔ اور امید ہے کہ یہ چیز افریقہ کے حبشیوں کو غیر حبشی بنانے میں بہت ممد ثابت ہوگی۔ اور اس طرح نسلی منافرت یا امتیاز کا مسئلہ بالآخر حل ہو جائے گا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی صدارتی تقریر میں ڈاکٹر جانسن کے اس نظریہ پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہم مسلمانوں کے نزدیک حبشی اقوام بذات خود بہت معزز و محترم ہیں۔ ان کا اپنے آپ کو گوری اقوام سے کمتر سمجھتے ہوئے رفتہ رفتہ کالعدم کر لینا کوئی قابل فخر بات نہیں ہے۔ حبشی لوگ اپنی انفرادیت کو نقصان پہنچائے بغیر اس عزت و عظمت کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ جو بالخصوص اسلام کی بدولت ان کے حصہ میں آئی ہے۔

حضور نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جس نے انسان افراد کے درمیان حقیقی مساوات کے قیام پر زور دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مساوات کی تعلیم ہی نہیں دی۔ بلکہ اس پر صحیح معنوں میں عمل بھی کر کے دکھایا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ابتدائی زمانے میں بعض حبشی اقوام کے افراد بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائے۔ ان میں سے ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے اسلام کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ اور مخالفین کے ہاتھوں ایسی ایسی تکالیف اٹھائیں۔ کہ جن کو سن کر آج بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کی بےنظیر قربانیاں ہمیشہ ہی دوسرے صحابہ کے لئے رشک کا موجب بنی رہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آپ سے بے حد محبت تھی۔ اور آپ ان کو نہایت درجہ عزیز رکھتے تھے۔ اس کے بعد حضور نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی فدائیت اور اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ان پر شفقت اور بے مثال محبت کے متعدد واقعات بیان فرمائے۔ نیز بتایا۔ کہ وہی بلال رضی اللہ عنہ جو ایک حبشی غلام تھا۔ اسلام کی دولت سے مالامال ہو جانے کے بعد انتہا درجہ کی تعظیم و تکریم کا مستحق قرار پایا۔ اور نہ صرف ہمعصر صحابہ رضی اللہ عنہم بلکہ آنے والی نسلیں بھی اس کی بزرگی و عظمت کا اعتراف کرتی رہیں۔ اور قرابت نبوی کے باعث اسے ہمیشہ ہی ایک ممتاز درجہ حاصل رہا چنانچہ اسلام کی قائم کردہ مساوات اور عظمت و بزرگی کے اسلامی معیار کا ہی یہ نتیجہ تھا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا حبشی ہونا ان کی دینی و دنیوی ترقیات کی راہ میں روک نہیں بن سکا۔ بلکہ ان کے وجود کی بدولت مسلمانوں کی نگاہوں میں تمام حبشی اقوام کی عزت و توقیر پہلے سے بہت زیادہ بلند ہو گئی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ الٰہی مقدرات کے ماتحت مسلمانوں کو پہلی ہجرت بھی ایک ایسے ملک میں کرنی پڑی۔ جو افریقہ میں واقع ہونے کے باعث حبشیوں کا ملک تھا۔ اور حبشہ کے نام سے ہی مشہور چلا آتا تھا۔ وہاں کے بادشاہ نے مسلمانوں کے ساتھ نیک سلوک روا رکھا۔ اور وہ وہاں دس سال تک امن و چین کی زندگی بسر کرتے رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمانوں نے بھی اس کا ایسا بےنظیر صلہ دیا۔ کہ جو رہتی دنیا تک یادگار رہیگا۔ مسلمانوں نے اپنی فتوحات کے زمانے میں تمام شمالی افریقہ اور یورپ کے ایک بڑے حصہ کو اپنی سلطنت میں شامل کیا۔ لیکن اس احسان کے بدلہ میں حبشہ کی چھوٹی سی حکومت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ اور ہمیشہ ہی اس کے ساتھ مسلمانوں کے نہایت اچھے تعلقات قائم رہے۔ لیکن اسی حبشہ کے ساتھ جو عیسائی ملک تھا اس زمانے کے دوسرے طاقتور عیسائیوں نے کیا کیا؟ اٹلی نے خود جو ایک عیسائی ملک ہے حبشہ پر چڑھائی کی۔ اور انتہائی مظالم کے بعد اس پر قبضہ کر لیا۔

حضور نے مزید فرمایا۔ کہ اس زمانے میں بھی جبکہ خدا تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر جماعت احمدیہ کے ذریعہ اشاعت اسلام کی بنیاد ڈالی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو بالخصوص حبشیوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع مل رہا ہے۔ خود ہمارے معزز مہمان ڈاکٹر جانسن کے وطن امریکہ میں ہمارے کئی تبلیغی مشن قائم ہیں۔ اور ان کے ذریعہ امریکی حبشیوں کی ایک بڑی تعداد قبول اسلام کی توفیق حاصل کر چکی ہے۔ اور ابھی حال ہی میں انہی کی قوم کے ایک نوجوان فروسنے جن کا اسلامی نام رشید احمد رکھا گیا ہے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہے۔ اور اب وہ مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے مرکز "ربوہ" میں مقیم ہیں۔ اس کے بعد حضور نے افریقہ کے طول و عرض میں احمدی مبلغین کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی موجودہ مہم پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ ہم وہاں بھی حبشی اقوام کو اسلام کی دعوت دے کر انہیں اسلامی مساوات سے روشناس کرا رہے ہیں۔ ان کی روحانی تشنگی کے علاوہ ہم ان کی دنیوی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے بھی حتی المقدور کوشاں ہیں۔ چنانچہ وہاں ہمارے بہت سے سکول قائم ہیں۔ اور اب وہاں ایک کالج کھولنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ہماری یہ تمام مساعی اس میں شک نہیں۔ دنیا کو آٹے میں نمک کے برابر نظر آتی ہیں۔ لیکن ہم اپنی بساط کے مطابق حبشی اقوام کو اٹھانے کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ اس لحاظ سے بہت اہم ہے۔ کہ ہم قربانی کر کے اور اپنا پیٹ کاٹ کر ان کی امداد کر رہے ہیں۔ امریکہ بے شک ان پر خرچ کر رہا ہے۔ لیکن کروڑہا ڈالروں میں سے صرف ایک ڈالر۔ اس کے بالمقابل ہم اپنی روکھی روٹی میں انہیں حصہ دار بنا رہے ہیں۔ ان کی خاطر ہم کیوں نہ یہ قربانی کریں۔ جبکہ انہوں نے ہمارے آقا کی خدمت کی ہوئی ہے۔ ہم ان کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ خواہ وہ اپنے آپ کو خود فراموش کر بیٹھیں۔ ہم ان کی خدمت کرنے اور انہیں اسلامی مساوات سے ہمکنار کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔

یہ تقریر جو حضور نے انگریزی زبان میں فرمائی۔ نہایت توجہ کے ساتھ سنی گئی۔ ہال حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسروں دیگر ماہرین تعلیم اور افسران کے علاوہ امریکی قونصل خانہ کے ممتاز اراکین بھی ہال میں تشریف رکھتے تھے۔

نوٹس بنام موصیاں

جن لوگوں نے ابھی تک اپنے بجٹ فارم پُر کر کے ارسال نہیں کئے۔ اور جن کے ذمہ چھ ماہ یا چھ ماہ سے زیادہ بقایا ہے۔ ان کے نام آخری نوٹس بذریعہ رجسٹری بھیجے جا رہے ہیں۔ اگر اس نوٹس کے پہنچنے پر بھی انہوں نے بقایا ادا نہ کیا۔ یا جواب نہ دیا۔ تو ان کی وصایا منسوخی کے لئے مجلس میں پیش کر کے منسوخ کر دی جائیں گی۔ پھر ان سے کوئی چندہ حسب قاعدہ وصول نہ کیا جائیگا۔ جب تک سارا بقایا ادا نہ کر دیں۔ ان کی وصیت بھی بحال نہ کی جائے گی۔ بقایا داران جلد سے جلد اپنے بقائے ادا کر کے ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلانات نکاح

(۱) عزیزہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت خاکسار شیخ محمد دین (مختار عام صدر انجمن احمدیہ) کا نکاح بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر برعزیزم شیخ عبد المنان صاحب منٹگمری کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۲۶؍ دسمبر ۱۹۴۹ء بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ربوہ میں پڑھا۔ (۲) عزیزہ امۃ القیوم شاہدہ بنت لیفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب ساکن دارالبرکات قادیان حال انچارج سول ہسپتال لنڈی کوتل ضلع پشاور کا نکاح عزیزم شیخ فضل احمد صاحب ساکن دارالبرکات قادیان حال کمالیہ ضلع لائل پور پسر خاکسار کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر ۲۸؍ ۱۲؍ ۴۹ء بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ربوہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین نے پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ہر دو نکاحوں کے طرفین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ محمد دین جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ربوہ

پٹ سن کا مسئلہ ہندوستان اور پاکستان کی اقتصادیات کو تباہ کر رہا ہے

لندن ۳۱ دسمبر: پٹ سن کے جھگڑے پر تبصرہ کرتے ہوئے ہفتہ وار "اکونومسٹ" نے اس صنعتی خطرہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ طے ہونے سے پہلے یہ جھگڑا دونوں ملکوں کی پٹ سن کی تجارت کو جو دونوں ہی کے لئے غیر ملکی شرح تبادلہ مہیا کرتی ہے۔ بہت نقصان پہنچائیگا۔ رسالہ کا کہنا ہے کہ لیکن حالات کی رفتار اس وقت اُس سے کہیں زیادہ پاکستان کے موافق ہے۔ جتنا دو مہینے قبل کوئی خیال کر سکتا تھا۔ پٹ سن کی ناجائز نقل و حمل میں جو بڑی کمزوری تھی وہ تقریباً ختم کی جا چکی ہے۔ اور اب گانٹھ بنانے والے مرکزوں میں کم سے کم قیمت سے کچھ ہی زیادہ داموں پر پٹ سن کی خریداری ہو رہی ہے۔

یہ کہنا تو درست نہیں ہوگا۔ کہ پاکستان پٹ سن کی جنگ جیت رہا ہے۔ کیونکہ یہ ایسی جنگ ہے جس میں دونوں ہی فریق کو نقصان اُٹھانا ہوگا۔ لیکن قرائن ایسے ہیں۔ کہ ہندوستان زیادہ گھاٹے میں رہے گا ہندوستانی کارخانے مارچ کے آخر تک تو کام جاری رکھ سکیں گے لیکن اس کا زیادہ امکان ہے۔ کہ اس کے بعد پٹ سن کی آئندہ فصل شروع ہونے تک انہیں دو تین مہینوں کے لئے کام کرنا ہوگا۔

ساتھ ہی ساتھ "اکونومسٹ" کا یہ بھی کہنا ہے۔ کہ فوری مذاکرات کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ موجودہ تعطل کو آئندہ فصل تک قائم رکھنا غیر دانشمندانہ ہوگا۔ رسالہ میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان کو چند ہفتوں کے اندر اپنی آئندہ پالیسی کے متعلق فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ (راسٹار)

دس برس کے اندر جیٹ سے چلنے والی لاریاں

لندن ۳۱ دسمبر: برطانوی فرانسیسی اور امریکی انجنیئروں کا خیال ہے۔ کہ دس برس کے اندر اندر جیٹ سے چلنے والی لاریاں سڑکوں پر آجائیں گی۔ ان میں سے بعض کو یقین ہے کہ دو ایک سال میں سڑک پر چلنے والی تمام گاڑیوں میں گیس کے خزانے لگا دیئے جائیں گے یہاں اطلاع ملی ہے۔ کہ امریکہ میں دو یونٹ ابتدائی جانچ میں کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ یہ دونوں معمولی ٹربو جیٹ کی ترقی یافتہ شکلیں ہیں۔ لیکن گاڑی کے پہیوں کو چلانے کے لئے ان میں ضروری سامان بڑھا دیئے گئے ہیں۔

ان میں سے ایک بوئنگ کمپنی کا تیار کردہ اسی طاقت کے ڈیزل انجن سے بہت چھوٹا اور ہلکا ہے۔

لندن میں عید میلاد النبی کی تقریب

لندن ۳۱ دسمبر: لندن کے اسلامی ثقافتی مرکز میں کل سہ پہر کو ساری دنیا سے آئے ہوئے مسلمانوں نے عید میلاد النبی کی تقریب میں حصہ لیا۔ تقریب میں مسٹر ایم۔ ایس برق کی ممرکزگی میں جو پاکستان ہائی کمشنر کی نمائندگی کر رہے تھے۔ بہت سے پاکستانی مسلمانوں نے بھی شرکت کی۔

ایک عصرانہ کے بعد جس پر مجمع کو مرکز کے ڈائرکٹر شیخ علی عبد القادر نے مدعو کیا تھا۔ سعودی عرب کے سفیر شیخ حافظ وہبہ نے لندن یونیورسٹی کے عربی کے پروفیسر مسٹر مزید ڈکی پلام کا تعارف کرایا۔ جنہوں نے سیرت النبوی کے تاریخی اور ادبی پہلو پر تقریر کی۔

آپ نے تقریر ختم کرتے ہوئے بتایا۔ کہ السیرت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پہلی صدی ہجری میں مسلمانوں اور عیسائیوں میں باہمی مفاہمت تھی اور عیسائیوں اور مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اس مفاہمت کے جذبہ کو پھر پیدا کریں۔ تاکہ متحد ہو کر دنیا کے متعدد لا مذہب فرقوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ (راسٹار)

سعدیؒ کا نیا مقبرہ

طہران ۳۱ دسمبر: قرینہ ہے کہ نئے مقبرہ کی تعمیر شیراز کے مرکزی مقام کے نزدیک یا کم از کم کسی ایسی دوسری مقام پر کی جائیگی۔ جہاں موجودہ عمارت کی بہ نسبت لوگ زیادہ آسانی سے پہنچ سکیں۔ (راسٹار)

تعمیر ربوہ اور ایک تجارت کا نہایت اہم موقعہ

بعض احباب کی طرف سے مجھے درخواستیں آرہی ہیں کہ ایک لمیٹڈ کمپنی برائے تعمیر مکانات ربوہ بنائی جائے جسے احباب جماعت کے سرمایہ کے ساتھ قائم کیا جائے۔ بعض مکمل سکیمیں بھی مجھے اس بارے میں پہنچی ہیں۔ لیکن ابھی ضرورت ہے۔ کہ کچھ مشورے اور بھی ایسے لوگوں کے حاصل کر لئے جائیں۔ جو اس لائن سے واقف ہوں اور خصوصاً تعمیرات کا لمبا تجربہ رکھتے ہوں۔ اس لئے میں مشکور ہوں گا کہ اگر متعلقہ احباب مجھے اس بارہ میں مشورہ دیں۔

تعمیر مکانات ربوہ کے ضمن میں ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ اپنے موجودہ حالات اور مشکلات کے پیش نظر سستے سے سستے مکانات کے ڈیزائن دیئے جائیں۔ اور ساتھ ہی ان کی پائیداری کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

بعض مکمل سکیمیں مجھے اس بارہ میں آچکی ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس کام کو کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ احباب کو شامل کروں۔ جو اپنے علم و تجربہ یا سرمایہ سے اس کام میں حصہ لے سکیں۔

مکمل سکیمیں اور ڈیزائن مورخہ ۱۰ جنوری تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ یہ کام جلد از جلد شروع ہو سکے۔

(وکیل التجارۃ جودھامل بلڈنگ لاہور)

درخواستہائے دعا

میرے عزیز مولوی محمد منیر صاحب مولوی فاضل واقف زندگی کے بچے کشتری میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد صدیق کاتب اخبار الفضل ۳ میکلگن روڈ لاہور)

۲۔ میری والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں۔ (لطیف احمد رتن باغ لاہور)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز خالد ہدایت۔ لحضرت اللہ تعالیٰ کا نکاح خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب سی جی۔ او آرڈی ننینس ڈپو نوشہرہ کی صاحبزادی عزیزہ رضیہ شفیقہ سلمہا اللہ تعالیٰ سے مبلغ سات صد روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

(خاکسار عبد اللہ احمدی خوشنویس نزد مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ لاہور)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے چوتھا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو سلسلہ اور خاندان کے لئے بابرکت فرما دے

(خاکسار محمد حمید احمد ریڈیو الیکٹرک ہاؤس صدر کراچی)

چاند سے آتی ہوئی لاسلکی لہریں

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ آسٹریلیا کے ۲ سائنسدانوں نے لاسلکی کی ایسی لہریں دریافت کی ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چاند سے آتی ہیں۔ ان کی پہلی پیمائش کے بعد کہا جاتا ہے۔ کہ یہ لہریں ۱/۲ ۴ سنٹی میٹر طویل ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چاند کی سطح پر تقریباً ۲ فٹ گرد جمع ہے جو طویل مدت سے اس ہوا سے خالی سطح پر ستاروں کے ٹکراتے رہنے سے جمع ہو گئی ہے (استار)

بے مقصد قتل کی وارداتیں

برلن ۳۱ دسمبر۔ برطانوی پولیس نے جرمن پولیس کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ جرمنوں کے "قاتل منشی دوا" ماری جوانا کے استعمال کی وجہ سے "بے مقصد قتل" کی وارداتوں سے ہوشیار رہیں۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ اس نشہ آور چیز کا استعمال وقت اور جگہ کے متعلق غلط تصورات پیدا کر دیتا ہے۔ مزاج میں شدید قسم کا چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے بعد اکثر قاتلانہ جنون کا بھی حملہ ہونے لگتا ہے۔ (استار)

استقبالیہ کمیٹی کا قیام

کراچی ۳۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ ایران کے پاکستان میں آنے کے لئے پروگرام وغیرہ مرتب کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کے آج تک کئی ایک اجلاس ہو چکے ہیں۔

پنجاب ایکسپریس

لاہور ۳۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کل سے کراچی اور پشاور کے درمیان ایک نئی ریل گاڑی چلنی شروع ہو جائے گی۔ جس کا نام پنجاب ایکسپریس ہوگا۔ یہ اکثر بڑے بڑے سٹیشنوں پر ٹھہرا کرے گی۔ مثال کے طور پر خانیوال شورکوٹ اور وزیر آباد وغیرہ

ہندو مہاسبھا کی مذمت

نئی دہلی ۳۱ دسمبر۔ ہندو مہاسبھا کی اس قرارداد کے جواب میں جس میں اس نے پاکستان کو برا بھلا کہا ہے۔ اور ناجائز طور پر کوسا ہے۔ ایک مقتدر ہندو لیڈر مسٹر دوارکا ناتھ نے اسے ڈکتے پنے اور دوسے کی مذمت کی ہے۔

پاکستان کا احسن سلوک

کراچی ۳۱ دسمبر۔ افغانستان کے ۱۰۰ حاجی کراچی کے راستے حج کے لئے حجاز گئے تھے وہ کراچی سے ہوتے ہوئے واپس افغانستان روانہ ہو گئے روانگی سے قبل ایک بیان میں انہوں نے پاکستان کے احسن سلوک کی بے حد تعریف کی۔ اور بتایا کہ پاکستان نے ان کو اس قدر خوراک مہیا کی تھی جو راستہ بھر کے لئے کافی رہی۔

روسی کارروائیوں کا مکمل ریکارڈ تیار ہو گیا!

ٹوکیو ۳۱ دسمبر۔ جنرل میک آرتھر کے خفیہ اطلاعات کے افسر اعلیٰ جنرل ولوبی کی زیر ہدایت مقبوضہ جاپان کے افسران نے مشرقی "پردہ آہن" کے پیچھے روسی کارروائیوں اور سرگرمیوں کا مکمل ریکارڈ تیار کر لیا ہے۔ اس ریکارڈ میں سائبیریا منچوریا۔ شمالی کوریا اور شما لین میں روس کی فوج کی اور صنعتی کارروائیوں کی تفصیل اور بیکل جھیل کے علاقہ میں روس کی ایٹمی سرگرمیاں شامل ہیں۔

سائبیریا میں روسی کارروائیوں کو مکمل اور مؤثر تصویر بڑی ذہانت اور صبر آزما استقلال کے ساتھ تیار ہو سکی ہے۔ واپس آنے والے جاپانی جنگی قیدیوں سے دریافت حال اور معمولی خفیہ اطلاعات سب ہی اس کی تیاری میں کام آئی ہیں (استار)

سلامتی کونسل کے صدر کے نام مراسلہ

حیدرآباد پر بحث کی جائے

نیویارک ۳۱ دسمبر۔ حیدرآباد دکن کے سابق وزیر خارجہ نواب معین نواز جنگ بہادر نے سلامتی کونسل کے صدر کے نام ایک مراسلے میں اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ حیدرآباد کے مسئلے پر جلد از جلد بحث کی جائے۔ کیونکہ ہندوستان کا نیا قانون بن جانے کے بعد اس مسئلے پر بحث لاحاصل ہوگی۔ آپ نے اپنے خط میں اس امر کا اظہار بھی کیا ہے۔ کہ حیدرآباد پر ہندوستان کے مظالم بدستور جاری ہیں۔ اور اس امر کا اعتراف تو خود ہندوستان کے نائب وزیر اعظم مسٹر پٹیل بھی کر چکے ہیں۔ کہ نظام کی پوزیشن محض برائے نام ہے۔ اور وہ صرف ان احکام پر دستخط کرنے کے لئے ہیں۔ جن پر دستخط کرنے کی ان کو ہدایت کی جائے

آپ مسلم لیگ کے تنظیمی معاملات میں مشورہ دینے کے مجاز نہیں ہیں

حسین شہید سہروردی کو پاکستان مسلم لیگ کے صدر کا جواب

کراچی ۳۱ دسمبر۔ چوہدری خلیق الزمان نے وہ خط شائع کر دیا ہے۔ جو آپ نے متحدہ بنگال کے آخری وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی کو لکھا تھا۔ خط کا متن حسب ذیل ہے۔ میں نے آپ کا وہ خط وصول کیا ہے جس میں آپ نے مسلم لیگ کی نمائندہ حیثیت پر اعتراض کیا ہے۔ اور مسلم لیگ کو مٹھی بھر چنے ہوئے اشخاص پر مشتمل ایک جماعت، قرار دیا ہے۔ آپ نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ مسلم لیگ کی نئے سرے سے تنظیم کی جائے تاکہ عوام میں اعتماد کی لہر دوڑ سکے۔ چنانچہ آپ نے مجھے یہ کہا ہے کہ میں آپ کا یہ خط مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے آئندہ اجلاس میں پیش کر دوں۔

میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آپ نے کس حیثیت میں مجھے مسلم لیگ کے تنظیمی معاملات پر مشورہ دیا ہے۔ کیونکہ مجھے یاد ہے کہ آپ نے فروری ۱۹۴۸ء میں پاکستان دستور ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ میں ہندوستان کا شہری ہوں۔ اور اس کے بعد آپ نے مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کے فیصلہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستان دستور ساز اسمبلی کی نشست کے لئے اپنا نام تجویز کرنے کی اجازت دی۔ اس طرح آپ مسلم لیگ کی رکنیت سے خارج ہو گئے تھے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ آپ نے اخبارات کے نام ایک بیان میں مسلم لیگ اور مسلم لیگ کے راہنماؤں کے خلاف اسی قسم کے کئے تھے۔ اور مجھے آپ کے بیان کا جواب دینا پڑا۔ جس میں آپ کے اس اقدام کی مذمت کی گئی تھی۔ کہ آپ نے مسلم لیگ کے پارلیمانی بورڈ کے فیصلے کی خلاف ورزی کی تھی۔ ان حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یہ نہیں سمجھتا کہ آپ مجلس عاملہ کے سامنے اپنا مراسلہ پیش کرنے میں حق بجانب ہیں۔

مشرقی جرمنی کے وزیر اعظم معزول کر دیئے گئے — ہر گروٹوول کی قسمت پردۂ راز میں

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ مغربی حلقوں میں یہ یقین قوی ہوتا جا رہا ہے کہ مشرقی جرمنی کے وزیر اعظم گروٹوول کو روسیوں نے معزول کر کے ان کی جگہ پر ایک قابل اعتماد اشتراکی والٹر البرٹ کو مقرر کر دیا ہے۔ البرٹ کے اقتدار حاصل کرنے کے ساتھ ہی غیر اشتراکیوں کے ساتھ نہایت ہی جابرانہ سلوک شروع کر دیا گیا ہے۔ جس میں برینڈنبرگ کی صوبائی پارلیمنٹ کے پانچ لبرل ڈیموکریٹ ارکان کا معطل کیا جانا بھی شامل ہے۔ ان کا جرم یہ بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے پوٹسڈم کی ایک خفیہ نشست میں سوویٹ کی اہانت کی تھی۔ اور مشرقی جرمنی کی حکومت پر تنقید کی تھی برینڈنبرگ کے دوسرے لبرل ڈیموکریٹ کی گرفتاری کا جو شہر کوٹبس میں پارٹی کے صدر بھی ہیں حکم جاری ہو چکا تھا۔ مگر وہ کسی طرح مغربی جرمنی کو بھاگ گئے۔ ان پر اقتصادی الزامات کے سلسلہ میں مقدمہ چلایا جانے والا تھا۔ گروٹوول کا مستقبل ان کی بیوی کی ڈنمارک میں موجودگی کی وجہ سے اور بھی پُراسرار بن گیا ہے۔ ان کے بارے میں گمان کیا جاتا ہے کہ اپنے شوہر کی معزولی کے بعد وہ بھی مشرقی جرمنی سے فرار ہو کر آ گئیں

بقیہ صفحہ ۳

اکثریت کے متعلق اپنے بیان میں کی ہے اس کا پول کھل جائے۔ اور احراری غداروں نے ہندوؤں سکھوں اور انگریزوں سے مل کر پاکستان کے خلاف جو سازش پہلے سے کر رکھی ہے۔ اس کو ناکام بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔ اس بات کو پاکستان کا خیر خواہ مسلمان جانتا ہے۔ لیکن احراری افترا پرداز چوہدری ظفر اللہ خان اور احمدیہ محضر کے خلاف افتراپرداز میں ناکام ہو کر بھی تنکا کا سہارا لینا چاہتا ہے مگر وہ بھی اسکو نہیں مل سکتا۔ وہ صفر احتمال سے بڑھ کر اب منفی احتمال کو بھی الفاظ کے ہیر پھیر سے اپنے حق میں استعمال کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ ناممکن ہے سب مسلمان جانتے ہیں۔ کہ یہ "ہم" کی فتنہ طرازی اور غداری تھی جس کے سدباب کے لئے احمدیوں کو علیحدہ محضر مسلمانوں کے مشورہ سے پیش کرنا پڑا تھا کتنی حیرت ہے کہ اب وہی غدار ازل "ہم" اب ہم سے پوچھتا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت نے علیحدہ محضر کیوں پیش کیا تھا؟

حضرت امیر المومنین کی تقریر۔ بقیہ صفحہ ۲

گئے مگر انہیں پورا نہ کیا۔ وعدہ کرنے والوں میں سے جو دوست مشرقی پنجاب سے آئے ہیں۔ اور ان کی مالی حالت ابھی تک غیر تسلی بخش ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ہمیں اطلاع کر دیں۔ اور اپنے وعدوں میں کمی کر کے موجودہ حالات کے مطابق کوئی رقم ادا کر دیں۔ تاکہ وعدہ خلافی کر کے وہ گنہگار نہ بنیں۔

مہاجرین سے خطاب

مہاجرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں نے ان کے چہروں پر مایوسی اور افسردگی کے آثار دیکھے ہیں۔ حالانکہ مایوسی تو ان لوگوں کو ہونی چاہیئے۔ جن کا کوئی خدا نہیں ہے۔ مومن کا زندہ خدا موجود ہے۔ وہ تو اسی قسم کے ہزاروں ابتلاؤں میں سے گزر کر بھی خوش رہتا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ کیا ہوا ہے۔ بلکہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ کس کی خاطر ہم نے تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ جب ہمیں یہ یقین ہے۔ کہ ہم نے محض اسلام اور اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ اور جب ہمیں یقین ہے۔ کہ خواہ کچھ ہو جائے کامیاب آخر ہمیں نے ہونا ہے۔ تو پھر رونا کس بات کا؟ ان خیالات کو دل سے نکال دو۔ کہ تم اجڑے ہوئے ہو۔ اور اس یقین پر قائم ہو جاؤ۔ کہ تم سے اللہ تعالیٰ نے ابھی بڑے بڑے عظیم الشان کام لینے ہیں۔ دیکھو میں خدا کے واحد کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ کہ جو نقصان تمہیں ہوا ہے۔ اس سے بہت زیادہ تمہیں ملے گا۔ بشرطیکہ تم سچے احمدی بنے رہو۔ اور مایوسی کو اپنے قریب نہ آنے دو

(مرتبہ خورشید احمد)